جاپانی زبان میں ترجمۂ قرآن کی مختصر تاریخ
اور مترجمِ قرآن حسین خاں کا تفصیلی تعارف

شاہد چودھری ۔ ایڈیٹر پاک جاپان نیوز ۔ ٹوکیو

ہم اپنے اخبار میں حسین خاں صاحب کے موجودہ اور آئندہ آنے والے سارے قران مجید کے جاپانی ترجمہ اور تشریحات کوڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ ہمارے علاوہ ناصر ناکاگاوا صاحب کے اردو نیٹ پر بھی ان کا یہ ترجمہ شائع ہوتا رہے گا۔ امید ہے کہ دوسرے نیٹ اخبارات بھی اس سعادت میں شریک ہوں گے۔ اس کے پہلے حصہ کو میاں اختر نیشنل کے میاں ابرار صاحب کی طرف سے پاکستان سے 5 ہزار کاپیاں کتابچہ کی شکل میں چھپوا کر جاپان کی ساری مساجد میں مفت میں تقسیم کیا جائے گا۔

مسلمانوں کی جاپانی بیویوں اور بچوں کے لیے اس پہلے حصہ میں روزانہ پانچ وقت کی نمازوں میں پڑھی جانے والی آخری پارہ کی گیارہ سورتوں، سورۂ فاتحہ اور الم پہلے پارے کی ابتدائی پانچ آیتوں کا ترجمہ اور تشریح پیش کی گئی ہے۔ اسلام کے تقریباً سارے بنیادی عقائد کی مختصر تشریح قران کے حوالہ سے کی گئی ہے، جن کی واقفیت ہر مسلمان کے لیے ازبس ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں ہم جاپان میں قران کے ترجمے کی مختصر تاریخ اور اس کے پس منظر کے ساتھ ساتھ مترجمِ قران کا تفصیلی تعارف بھی پیش کر رہے ہیں۔

حسین خاں صاحب گذشتہ 45 سال سے زائد عرصہ سے یہ جاپان میں دعوتِ اسلامی کے کاموں میں پیش پیش رہے ہیں۔ اس غرض کے لیے 1965ء میں انھیں اسلامک سنٹر اور جاپان مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے عبدالرحمن صدیقی صاحب کی وساطت سے جاپان مدعو کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ مشرقی پاکستان میں جماعتِ اسلامی کی مزدور تحریک کے ذمہ دار تھے اور چٹاگانگ ریلوے یونین پر سے کمیونسٹوں کے 20 سالہ قبضہ کو ختم کر کے مشرقی پاکستان کی مزدور تحریک کے اس مرکز کو اسلام پسند مزدور رہنماؤں کے زیرِ اثر لانے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اس کے باوجود جماعتِ اسلامی مشرقی پاکستان نے بھی اور مولانا مودودی نے بھی جاپان میں دعوتِ اسلامی کے کام کی اہمیت کے پیشِ نظر انھیں جماعتِ اسلامی کی ساری ذمہ داریوں سے فارغ کر کے انھیں جاپان جانے کی اجازت اور یہاں کے ابتدائی خرچ کا بھی انتظام کیا تھا۔

جاپان آنے کے بعد یہ اس وقت کے اسلامی مرکز کو اس کے بانی ڈاکٹر صالح مہدی سامرائی کے ساتھ مل کر چلاتے رہے۔ اسلامی مرکز اور جاپان مسلم ایسوسی ایشن، یہ ان دونوں تنظیموں کے جنرل سیکرٹری رہے اور اس دوران سعودی عرب سفارت خانہ کے ذریعہ مسلمانوں کا ایک قبرستان یاماناشی پریفیکچر کے شہر Enzan میں جاپان مسلم ایسوسی ایشن کو دلوانے میں اسلامک سنٹر کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس وقت کے سعودی سفیر کے ساتھ Enzan شہر جا کر وہاں کے Mayor کی دعوت میں شریک ہوئے اور سعودی عرب حکومت کے پیسے سے جاپان میں پہلے مسلم قبرستان کی خریداری کے لیے اس کی اجازت حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

مختلف مسلم ممالک سے جاپان آئے ہوئے پیدائشی مسلمانوں میں حسین خاں صاحب پہلے آدمی ہیں جنھوں نے جاپانی زبان پر اس قدر عبور حاصل کر لیا ہے کہ انھوں نے قران پاک جیسے اللہ تعالی کے عظیم الشان کلام کو ضروری تشریحات کے ساتھ جاپانی زبان میں پیش کرنے کی ہمت کی ہے۔ تقریباً 40 سال پہلے 1970 تک جاپان میں غیر مسلم اسکالرز کے انتہائی غلط سلط ترجمے ہی دستیاب تھے۔ مرحوم حاجی عمر میتا پہلے جاپانی مسلمان تھے جنھیں تبلیغی جماعت والوں اور اسلامک سنٹر کے بانی مبانی ڈاکٹر صالح مہدی سامرائی نے سعودی عرب کے رابطہ عالم اسلامی کے مالی تعاون سے اس کام پر لگایا۔ 5 سال تک اس پہلے مسلم جاپانی ترجمہ کی چیکنگ اور سعودی علماء سے مکہ اور طائف جا کر وہاں جاپانی ترجمہ کا مطلب انگریزی میں بتلا کر، ان علماء کی منظوری حاصل کر کے اس کو قابل اشاعت بنانے کی سعادت بھی اللہ تعالی نے حسین خاں صاحب کو نصیب فرمائی ہے۔

جاپانی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے لیے جاپانی مسلم اسکالر حاجی عمر میتا (مرحوم) نے جو بیڑہ اٹھایا تھا اس کی صحت کو چیک کرنے کے لیے سعودی سفارت خانہ نے جاپانی زبان جاننے والے 5 () افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی تھی اور اس میں حسین خان صاحب کو بھی شامل کیا تھا۔ کئی سال تک اس ترجمہ کی ہفتہ وار چیکنگ کے بعد حسین خان صاحب کو رابطہ عالم اسلامیؒ مکہ کی طرف سے حاجی عمر میتا کے ساتھ آنے کی دعوت دی گئی تا کہ سعودی علماء سے اس کی چیکنگ کروائی جا سکے، ان کی منظوری کے بعد اسے شائع کیا گیا جو قران کریم کے واحد مستند ترجمہ کے طور پر ابھی تک چل رہا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں چھپ رہا ہے۔

گذشتہ سال 2011ء کے رمضان میں حسین خاں صاحب کو ایک اعزاز یہ بھی حاصل ہوا کہ حافظ ڈاکٹر مولانا سلیم الرحمن خان ندوی اور ان کے بھائی امام مسجد حاجی اوجی مولانا حافظ عبیدالرحمن خاں ندوی جیسے ندوۃ العلماء کے فارغ التحصیل مستند جاپان کے علماء کرام نے اپنی موجودگی کے باوجود حسین خاں صاحب کو دعوت دی کہ یہ روزانہ تراویح کے بعد درس قران دیا کریں۔ یہ گویا ایک حسین خاں صاحب کے فہم قران اور اس کے علم کے تعلق سے ایک سند تھی جو انھیں ان مستند علماء کرام کی طرف سے انھیں عطا کی گئی۔ اس کی ایک وجہ شاید یہ بھی تھی کہ ان کے درس قران میں، دین کی صحیح معلومات کے علاوہ جدید دور کے سائنسی انکشافات اور علومِ جدیدہ اور حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں قران کی تعلیمات کی اہمیت کو پیش کرنے کی کوشش بھی یہ کرتے رہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ان کا یہ جدید علمی پس منظر اور صلاحیتیں جاپانی ترجمہ قران میں بھی جھلکیں۔ سعودی سفارت خانہ کے زیرِ کنٹرول اس مسجد میں حاضرین کی مناسبت سے کبھی اردو میں، کبھی انگریزی میں اور کبھی جاپانی زبان میں روزانہ ان کے درس ہوتے رہے۔ جن میں سے چند کو انھوں نے YouTube پر بھی پیش کیا ہے۔ سعودی سفیر نے بھی ان کی اس کوشش کو سراہا۔

حسین خان صاحب نے جاپانی قرآن کے لیے اپنی کوششوں کے علاوہ اپنی آخرت کی کمائی کے لیے صدقہ جاریہ والے اور بھی بہت سے کام کیے ہیں جن کا ذکر نیچے آ رہا ہے۔

شاہ فیصل (مرحوم) کے دورہ جاپان کے موقع پر مسلمان لیڈروں کے ایک وفد کے ہمراہ ان سے ملاقات کی اور انھیں ایک تحریری عرضداشت پیش کی جسے شاہ فیصل (مرحوم) نے قبول کر لیا اور واپس جا کر اس کے نفاذ کے احکامات جاری کیے، جس کے نتیجہ میں موجودہ اسلامک سنٹر، ٹوکیو، کی بنیاد ڈالنے والے اس کے بانی ڈاکٹر صالح مہدی سامرائی کو شاہ فیصل (مرحوم) نے انھیں پروفیسری کی ملازمت سے رخصت دلوا کر جاپان میں ایک داعیِ اسلام کا کام کرنے کے لیے ٹوکیو بھیجا اور واپس جا کر جاپان کے مسلمانوں کے تعلق سے مرحوم شاہ فیصل نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ

"میں جہاں بھی جاتا ہوں، لوگ مجھ سے پیسے مانگتے ہیں، لیکن جاپان والوں نے پیسے نہیں مانگے بلکہ داعیِ اسلام کے طور پر ہم سے ایک آدمی مانگا ہے۔"

(سعودی عرب کے مرحوم شاہ فیصل کا حسین خاں صاحب کے بارے میں تاثر)

اس طرح حسین خان صاحب کو اللہ تعالی کی طرف سے اس وقت تک صدقہ جاریہ ملتا رہے گا جب تک کہ عمر میتا صاحب کے اور انکے خود اپنے ترجمہ قران کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہے گا اور جب تک کہ اسلامک سنٹر ٹوکیو قائم و دائم رہے گا، کیونکہ اس کے کرتا دھرتا کو جاپان میں شاہ فیصل کے ذریعہ ایک داعیِ اسلام کے طور پر قدم جمانے کے قابل بنانے کی سعادت بھی ان ہی کے نصیب میں آئی ہے۔

ترکی کے شیخ نعمت اللہ صاحب کو بھی دعوتِ اسلامی کے لیے جاپان کا راستہ دکھانے کی سعادت بھی حسین خاں صاحب کو نصیب ہوئی ہے۔ شیخ نعمت اللہ صاحب سے کئی سال پہلے حسین خان صاحب کی ملاقات مدینہ منورہ میں پہلی دفعہ ہوئی۔ اس زمانہ میں ٹوکیو کی واحد مسجد جمعہ کے علاوہ ہمیشہ بند رہا کرتی تھی۔ یہ اس وقت بھی ترکوں ہی کے کنٹرول میں تھی۔ اس لیے ترکوں کو اعتماد میں لے کر مسجد کو ہمیشہ کھلا رکھنے اور اردو زبان سے واقفیت کی وجہ سے پاکستانیوں میں دعوتِ دین کے کام کے لیے شیخ نعمت اللہ صاحب انتہائی موزوں شخصیت تھے۔ شیخ صاحب جب بھی جاپان آتے ہیں، حسین خاں صاحب کو بتاتے رہتے ہیں کہ میں جو بھی دین کا کام جاپان میں کر رہا ہوں میرے اس سارے کام کا اجر بھی آپ کو مل رہا ہے۔

اس کے علاوہ حسین خان صاحب کئی سال تک پاکستان ایسوسی ایشن کے صدر اور چیرمین بھی رہے اور ان کے ٹوکیو سے کوبے شہر منتقل ہونے کے بعد یہ ذمہ داری رئیس صدیقی صاحب نے سنبھالی۔ انھوں نے رئیس صدیقی صاحب کے ساتھ مل کر موجودہ ٹوکیو مسجد کی بحالی کے لیے کئی سال تک انتھک جدوجہد کی۔ ترکی کی پرانی لادینی حکومت نے مسجد کی جگہ پر ایک سفارتی عمارت بنا کر اس کی چھت پر مسجد کے لیے ایک کمرہ بنانے کا ٹھیکہ ایک بڑی جاپانی کمپنی کو دے دیا تھا۔ مسجد کی جگہ پر مسجد بنانے کے بجائے ترکی کی سفارتی عمارت بنانے کے اس شیطانی منصوبے اور کارروائی کو روکنے کے لیے حسین خاں صاحب کی

صدارت کے دوران پاکستان ایسوسی ایشن نے اس کے خلاف مہم چلانے کا فیصلہ کیا۔کئی سال تک اس کے قریبی فٹ پاتھ پر رئیس صدیقی صاحب کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی جاتی رہی۔اور رئیس صدیقی صاحب کے ساتھ مل کر ترکی سفارت خانہ پر عید کی نماز کے بعد دو مرتبہ جلوس لے جائے گئے۔ایک مرتبہ ترکی سفارت خانہ کی شکایت پر جاپانی پولیس نے پرانی مسجد کا گیٹ توڑ کر نماز عید ادا کرنے پر ان دونوں کو گرفتاری کی وارننگ بھی دی۔اس کے نتیجہ میں اللہ تعالی کے فضل و کرم سے یہ قیمتی اور ٹوکیو کی مرکزی جگہ ترکی سفارت خانہ کی ایک سفارتی عمارت بننے کے بجائے 12 ملین ڈالر کی لاگت سے جاپان کی بلکہ 21 ویں صدی کی دنیا میں سب سے خوبصورت ترین مسجد بن گئی۔اس کے افتتاح پر جاپان کے کئی رسالوں نے اس کی خوبصورتی اور اس کے اسلامی فن تعمیر کی خوبیوں پر تصاویر کے ساتھ مضامین لکھے اور ٹوکیو کی Tourist کمپنیاں بسوں میں جاپانیوں کو بھر بھر کر لا کر اسے دکھاتی رہیں۔اس کو دیکھنے آنے والے کئی جاپانیوں کی اسلام سے رغبت بڑھتی جا رہی ہے۔

حسین خاں صاحب کا مختصر تعارف ایک کتاب میں بھی چھپ چکا ہے۔ ان کا تعارف جو ایک ضخیم کتاب ''خطوطِ مودودی'' میں چھپا ہے،اس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

''حسین خاں (پیدائش: 2 فروری 1933ء حیدر آباد دکن۔انڈیا) نے 1947ء میٹرک علی گڑھ (انڈیا) یونیورسٹی سے کیا اور انٹرنس حیدر آباد دکن سے۔1950ء میں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔یہاں اردو کالج کراچی سے بی اے کیا۔کچھ عرصہ کراچی یونیورسٹی میں ایم۔اے کے لیے زیرِ تعلیم رہنے کے بعد اسلامی جمعیت طلبہ کی تنظیم و استحکام کے لیے ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) منتقل ہو گئے۔بعد ازاں ٹوکیو یونیورسٹی جاپان سے ایم۔اے کیا۔حسین خان تین مرتبہ اسلامی جمعیتِ طلبہ پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ منتخب ہوئے (اکتوبر 1955ء تا ستمبر 1956ء اور پھر اکتوبر 1958ء تا دسمبر 1962ء)۔انھوں نے سب سے زیادہ طویل عرصہ تک نظامت اعلیٰ کی ذمہ داری ادا کی۔1965ء میں جاپان منتقل ہو گئے۔وہاں کاروباری مصروفیات کے ساتھ ساتھ جاپان میں اسلام کی دعوت و تنظیم کے کام کو آگے بڑھایا۔تصنیف: ''سوشلزم اور معاشی ترقی'' (مزید دیکھیے: ''جب وہ ناظمِ اعلیٰ تھے'' صفحہ 164 تا 185 جلد اوّل)

(بشکریہ ''خطوطِ مودودی'' صفحہ 395-394)

واضح رہے کہ ان کا یہ تعارف اس کتاب میں اس لیے چھپا ہے کہ اس میں حسین خاں صاحب کے تعلق سے مولانا مودودی صاحب کا ایک خط پروفیسر خورشید احمد صاحب کے نام چھپا تھا۔اس خط میں مولانا مودودی نے ان کے ایک طویل مضمون کو ''مفید'' قرار دے کر اسے کتابی شکل میں چھاپنے کے لیے پروفیسر خورشید کو ہدایت کی تھی۔100 صفحات سے زائد یہ طویل مضمون ''سوشلزم اور معاشی ترقی'' مولانا مودودی کو اتنا پسند آیا کہ انھوں نے اسے کتابی شکل میں چھاپنے کی ہدایت کی۔ذوالفقار علی بھٹو کے سوشلزم کی مخالفت میں ان کا یہ مضمون ماہوار رسالہ ''چراغِ راہ'' کے خصوصی سوشلزم نمبر میں چھپا تھا۔

تعارف: حسین خاں گذشتہ 45 سال سے زیادہ عرصہ سے جاپان میں مقیم ہیں۔کراچی اور ڈھاکہ یونیورسٹیوں سے ریاضی میں ایم۔اے تک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہ 1965ء میں جاپان آئے اور 1968ء میں اسلام کے معاشی نظام پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ کر جاپان کی درجہء اول کی یونیورسٹی سے ایم۔اے (معاشیات) کی ڈگری حاصل کی۔یہ 1933ء میں حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے تھے۔زوال حیدر آباد کے بعد 1949ء میں پاکستان آئے۔دورانِ تعلیم جاپان میں NHK یعنی ریڈیو جاپان کے اردو سیکشن میں کام کیا۔

پھر جرمنی کی دوسرے نمبر کی حصص کا کاروبار کرنے والی کمپنی میں ٹوکیو اسٹاک مارکیٹ کا کام کیا۔جاپان اور سوئٹزر لینڈ کی بڑی بڑی سرمایہ کاری کی بنکوں اور کمپنیوں کی ایسوسی ایشنوں کے دعوت ناموں پر جاپانی معیشت اور کرنسی کے اتار چڑھاؤ پر لیکچر دیتے رہے جو سرمایہ کاری کے خصوصی جاپانی ریڈیو TAMPA سے بھی نشر ہوتے رہے اور جاپان کے سرمایہ کاری کے خصوصی رسالوں میں بھی چھپتے رہے۔

جاپانی معیشت پر ان کے کئی کالم انگریزی کے ہانگ کانگ کے روزنامہ Asia Times میں مسلسل چھپتے رہے۔یہاں سے Asian Development Bank اور دوسرے کئی ویب سائٹس پر ان کے وہی کالم مسلسل (Reproduce) ہوتے رہے۔ان کے اسلامی مضامین DAWN, ARAB NEWS, Aljazeerah.com, Radiance Weekly (Delhi), Impact, London, Daily Muslims (Canada), Media Monitors, Yemen Observer, وغیرہ پر شائع ہوتے رہتے ہیں۔اسرائیل اور فلسطینیوں کے موضوع پر ان کے تحقیقی کالم حال ہی میں Muslim Students Association Japan کے میگزین میں شائع ہوئے ہیں۔طالبان کے بارے میں ان کا انگریزی کا کالم جس اخبار میں کینیڈا میں شائع ہوا ہے اس میں یہ سب مضامین سے زیادہ پڑھا جا رہا ہے۔ Google Search اور Yahoo Search میں ان کا نام "Hussain Khan, Tokyo" ڈال کر ڈھونڈا جائے تو ہر شخص ان کے کئی انگریزی مضامین کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

اردو میں کلوننگ اور جاپان کے تعلیمی نظام پر ان کے تحقیقاتی مضامین ہفت روزہ تکبیر میں شائع ہوئے۔اس کے علاوہ لاہور کے ماہوار رسالہ ترجمان القرآن کی مودودی نمبر کی 2 خصوصی اشاعتوں میں مولانا مودودی کے بارے میں ان کے 2 طویل مضامین شائع ہوئے۔1966 to 1968 کے دوران جب یہ ٹوکیو یونیورسٹی میں معاشیات کے طالب علم تھے، مرحوم ذوالفقار علی بھٹو پاکستان میں سوشلزم لانے کا راگ الاپ رہے تھے، اس وقت انھوں نے کراچی کے ایک ماہوار رسالہ ''چراغِ راہ'' کے خصوصی سوشلزم نمبر کے لیے ایک طویل 100 صفحات کو طویل مضمون لکھا جسے پاکستان میں بہت پسند کیا گیا۔مولانا مودودی نے بھی اسے پورا پڑھنے کے لائق سمجھا اور کتاب ''خطوطِ مودودی'' میں ان کا ایک خط ابھی بھی چھپا ہوا ملتا ہے، جس میں مولانا مودودی نے پروفیسر خورشید احمد صاحب کو لکھا ہے کہ حسین خاں کا مضمون بہت مفید ہے، اسے کتابی شکل میں چھاپا جائے۔چنانچہ اس کے 2 ایڈیشن ''سوشلزم اور معاشی ترقی'' کے نام سے شائع ہوئے۔

روزنامہ جسارت اور پھر روزنامہ جنگ میں ان کے کئی کالم چھپ چکے ہیں۔جاپان میں اردو کے جتنے نیٹ اخبارات ہیں تقریباً ان تمام پر اور اسپین اور امریکہ کے بعض اخبارات میں بھی ان کے اردو کے کالم شائع ہوتے رہتے ہیں۔

عالمی شہرت کے حامل ڈاکٹر عبدالقدیر خاں صاحب نے ان کے انگریزی اور اردو کے کالموں کا بغور مطالعہ کر کے سارے پاکستانی اور خصوصاً بیرونِ ملک رہنے والوں کو تلقین کی ہے کہ وہ ضرور ان کے کالم پڑھا کریں اور ان کی ریسرچ، تجزیہ اور حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ کو بہترین اور فکر انگیز قرار دیا ہے۔اور ان کے لیے درازیء عمر اور صحت کی دعا کی ہے تاکہ یہ اپنے اس کام کو جاری رکھ سکیں۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

From: Dr.A.Q Khan [...............@gmail.com]

Sent: Tuesday, June 09, 2009 7:00 PM

Dear Mr. Hussain Khan, AoA,

Here follows my comment, which, if so desired, you may publish in your book.

My dear Khan Sb., AoA,

"I have had the pleasure of reading some of the articles, both in English and in Urdu, written by Mr. Hussain Khan. They are based on good research and analysis and are an excellent commentary on current affairs. They are very thought-provoking and I would advise all Pakistanis, especially expatriates, to read them carefully in order to grasp the importance of the various points being raised and to understand what is happening in Pakistan. May Allah Almighty bless Mr. Hussain Khan with good health and a long life in order to carry on with this work. Ameen.

Dr. A.Q. Khan".